قومی کنونشن برائے آل انڈیا ملی کونسل

بعنوان

''دستور بچاؤ۔ ملک بناؤ''

مؤرخہ: 30/جولائی 2017 بروز اتوار، بمقام تال کٹورہ انڈور اسٹیڈیم، نئی دہلی کی

قراردادیں

ایک ایسے وقت میں جب کہ تکثیریت، تنوع، مساوات، انصاف اور رواداری جیسے دستور ہند کے بنیادی عناصر کو سبوتاژ کرنے کی معاندانہ کوششیں جاری ہیں اور اس کے لیے ذمہ دارانہ افراد پوری آزادی کے ساتھ بے خوف گھوم رہے ہیں، گویا حکومت کے اعلیٰ ذمہ داران سے انہیں رضامندی حاصل ہوگئی ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان حالات میں دستور ہند کا بقا ہی خطرے سے دوچار ہے۔ اس غیر معمولی صورت حال نے ملک کے شہریوں کو اندیشوں میں مبتلا کر دیا ہے۔ عام شہریوں کی تشویش کو محسوس کرتے ہوئے آل انڈیا ملی کونسل نے ''دستور بچاؤ، ملک بناؤ'' کے عنوان سے قومی کنونشن کے انعقاد کا فیصلہ کیا، تا کہ صورت حال کا پوری سنجیدگی و نہایت تفصیل کے ساتھ جائزہ لیا جائے اور مسائل کا مؤثر علاج تلاش کیا جائے۔ مؤرخہ 30/جولائی 2017 کو نئی دہلی کے تال کٹورہ انڈور اسٹیڈیم میں منعقد کیے جانے والے قومی کنونشن میں منظور کردہ قراردادیں درج ذیل ہیں:

(1) کنونشن اس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ ان نفرت انگیز تقریروں پر پوری طرح پابندی عائد کی جائے جو ہماری قدروں اور دستور کے منافی ہیں۔ ہم ان لوگوں کے خلاف بھی سخت اقدامات کا مطالبہ کرتے ہیں، جو نفرت انگیز تقریریں کرتے ہیں اور ان کے خلاف بھی جو ان تقریروں کی حمایت کرتے ہیں یا انہیں سراہتے ہیں۔

(2) آل انڈیا ملی کونسل ملک میں اکثریتی حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد تیزی سے بدلتے ہوئے سماجی اور سیاسی ماحول اور اس کے نتیجے میں دستور کی بنیادی قدروں اور جمہوری روح کو درپیش خطرات کے تئیں گہری تشویش کا اظہار کرتی ہے اور مسئلے کے حل کے لیے ایک تحریک کے آغاز کی ضرورت کو شدت سے محسوس کرتی ہے۔

(3) آل انڈیا ملی کونسل ہر شہری کو ''دستور بچاؤ، ملک بناؤ'' تحریک میں شمولیت کی دعوت دیتی ہے۔

(4) آل انڈیا ملی کونسل رائے دہندگان کے درمیان اس بڑھتے ہوئے منفی رجحان کی مذمت کرتی ہے، جس کے نتیجے میں فرقہ وارانہ جرائم، انتخابی سطح پر منافع بخش ثابت ہوتے ہیں۔ چنانچہ انگریزی روزنامہ ہندوستان ٹائمز کے ذریعہ 50,324 امیدواروں کے تازہ ترین تجزیے کے مطابق لوک سبھا اور صوبائی اسمبلیوں کے منتخبہ اداروں کی ذمہ داریاں پچاس ایسے سیاسی افراد سنبھالے ہوئے ہیں، جو مذہبی تشدد کو بھڑکانے یا فرقہ وارانہ نفرت کو پھیلانے سے متعلق جرائم کے الزامات کا سامنا کر رہے ہیں۔

(5) آل انڈیا ملی کونسل حکومت سے اس بات کا مطالبہ کرتی ہے کہ خود وزیر اعظم اور ان کے کابینی رفقاء کے ذریعہ نفرت انگیز جرائم کی مذمت کے باوجود بھی گئو رکشا (اور اسی قسم کے دوسرے لگاتار واقعات) کے بہانے اقلیتوں اور دلتوں کی ماورائے قانون ہلاکتوں کے واقعات کے انسداد کے لیے خصوصی اقدام کرتے ہوئے مستقل قانون وضع کرے۔

(6) آل انڈیا ملی کونسل حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ دہشت گردی کے نام پر، خصوصاً 2001 سے گرفتار کئے گئے بے گناہ مسلم نوجوانوں کے معاملات پر غور کرنے کے لیے ایک عدالتی کمیشن کی تشکیل کرے اور ان نوجوانوں کی پروقار طریقے سے باز آبادکاری کے لیے خصوصی اقدام کرے اور جھوٹے الزامات میں ان کو گرفتار کرنے والے پولس افسران کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے مستقل قوانین وضع کرے۔

(7) آل انڈیا ملی کونسل کا یہ احساس ہے کہ مودی حکومت کے برسر اقتدار آنے، آمرانہ طریقے اختیار کرنے اور جمہوری نظام کو نظر انداز کرنے کے نتیجہ میں شہریوں، خاص طور پر اقلیتوں، دلتوں اور سماج کے کمزور طبقات میں خوف کی نفسیات پیدا ہوگئی ہیں۔ اسی لیے آل انڈیا ملی کونسل مخلوط حکومت سے اس بات کا مطالبہ کرتی ہے کہ وہ ان شہریوں کے دل و دماغ میں اعتماد اور بھروسہ پیدا کرنے کی کوشش کرے۔

(8) آل انڈیا ملی کونسل مساجد، قبرستان اور وقف جائیدادوں سمیت مذہبی مقامات پر بڑھتے ہوئے حملوں کی مذمت کرتی ہے اور ان کے تحفظ کے لیے فوری اقدامات کا مطالبہ کرتی ہے۔

(9) آل انڈیا ملی کونسل اس بات کا مطالبہ کرتی ہے کہ اقلیتی تعلیمی اداروں کے قومی کمیشن سمیت سرکاری اقلیتی اداروں کی بہتر دیکھ ریکھ کی جائے، یہ کمیشن ابتر صورت حال سے گزر رہا ہے اور ملی کونسل اس بات کا پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ قومی کمیشن برائے اقلیتی تعلیمی ادارے کے چیئرپرسن کی فوری تقرری ہو، یہ آسامی اس وقت سے خالی ہے جب سے جسٹس سہیل اعجاز صدیقی نے دسمبر 2014 میں اسے چھوڑا تھا۔ مؤرخہ 9/ جولائی 2017 کی دہلی ہائی کورٹ کی ہدایات کی روشنی میں حکومت کی اس طرف توجہ کی ضرورت اور بڑھ جاتی ہے۔

(10) آل انڈیا ملی کونسل مرکزی حکومت سے اس بات کا مطالبہ کرتی ہے کہ قومی کونسل برائے تحقیق وتربیت (این سی ای آر ٹی) کے درسی متن سے اردو کے الفاظ اور اردو کے مایۂ ناز شاعر مرزا غالب کے اشعار کو حذف کیے جانے سے متعلق دینا ناتھ بترا کی سربراہی میں سرگرم آر ایس ایس سے وابستہ شکشا سنسکرتی اتھان نیاس کی سفارشات کو واضح طور پر مسترد کردیا جائے۔

(11) آل انڈیا ملی کونسل کا احساس یہ ہے کہ اگرچہ بظاہر پریس پر کوئی پابندی نہیں ہے، تاہم یہ دباؤ میں ہے اور مجموعی طور پر میڈیا کو آزادی کا خطرہ درپیش ہے، جس کا تازہ شکار اقتصادی اور سیاسی ہفت روزہ کے ایڈیٹر بران جوئے دوواٹھا کرتا ہیں۔ ان کے علاوہ دائیں بازو والے ٹولوں کے ذریعہ میڈیا سے وابستہ اشخاص پر کیے جانے والے منظّم حملے اس کا واضح ثبوت ہیں، آل انڈیا ملی کونسل مطالبہ کرتی ہے کہ حکومت اس سلسلہ میں مؤثر اقدامات کرے۔

☆☆☆